

## رسائل وسائل

### فند جمع کرنے کے لیے ورائی شو

سوال: میں ایک مقامی گورنمنٹ کالج میں ملازم ہوں۔ کالج میں آج کل غیر شرعی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں جن کی وجہ سے پریشان رہتی ہوں اور اب آپ سے مشورہ طلب کر رہی ہوں۔

آج کل حکومت سرکاری تعلیمی اداروں کو بہت کم گرانٹ دے رہی ہے۔ اس لیے کالج کی انتظامیہ اخراجات کے مسئلے پر بہت مشکل میں پڑ جاتی ہے۔ کالج انتظامیہ جب اخراجات کی زیادتی اور فندز کی کمی کی شکایت کرتی ہے تو ڈائریکٹریٹ سے جواب ملتا ہے ورائی شو اور مینابازار کروالو۔ اس طرح گرز کالجوں میں فندز رینگ کے نام پر ورائی شو مینابازار میوزک فیشنول اور گلچرل شوتقر بیا ہر دوسرے چوتھے دن کے مسائل بن چکے ہیں جس سے ایک طرف تو ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے اور دوسری طرف طالبات میں بے راہ روی پھیلتی ہے اور نادار طالبات پر بوجھ بھی ہے۔ ان مینابازاروں اور گلچرل شو میں عموماً آدھے اشال باہر کے مردوں کو دے دیے جاتے ہیں۔ پھر مردوں والے اشالوں پر زیادہ رش ہوتا ہے اور آمدنی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں ناج گانا، ڈانس، ہونگ، چینگ، فوٹو سیشن وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔ یہ اسلامی شعائر کے خلاف ہے۔ دین دار اساتذہ کو ایسی ڈیوٹیاں انجام دینے پر سخت پریشانی لاحق ہوتی ہے۔

ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ میرا تھن ریس کی ناکامی کے بعد حکومت نے خواتین کے پیچوں کا سلسہ شروع کر دیا ہے۔ اس میں بھی کئی قباحتیں ہیں۔ جبکی ڈیوٹی سے انکار پر گھمانہ

کارروائی کا خوف دلایا جاتا ہے۔ کیا ہمارے لیے کسی حد تک ان ڈیوٹیوں کی گنجائش لکھتی

ہے؟ ہم بارگناہ و جرم سے اپنے آپ کو کس حد تک سکدو ش سمجھ سکتے ہیں؟

**جواب:** تقلیلی اداروں میں چندہ جمع کرنے کے لیے و رائی شو منعقد کرنا لادینی تہذیب کی

ایک حکمت عملی ہے اور قیام پاکستان سے آج تک برقرار طبقے نے ہمیشہ ایسے کاموں کی حمایت ہی کی ہے، الاما شاء اللہ۔ لیکن کسی برائی کا مسلسل کیا جانا نہ اسے حلal کر دیتا ہے اور نہ اس کی خرابی میں کسی کرتا ہے۔ قرآن کریم نے ایسی برائیوں کی جائے ارتکاب پر سے الگ سے گزرجانے کا حکم دیا ہے اور لغو سے مکمل طور پر بچنے کی تلقین کی ہے۔ اس لیے ایک باشور مسلمہ کے لیے بہترین راستہ یہی ہے کہ ایسے کسی کام میں تعاون سے بچے۔

اس اصولی موقف کیوضاحت کے بعد زمینی حقائق کے پیش نظر ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ضرر اور منکر کو رفع کرنے کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایک شکل یہ ہو سکتی ہے کہ ایک معلمہ اصولی موقف اختیار کرتے ہوئے پہل کو تحریری یا زبانی طور پر مطلع کر دے کہ اس کی تدریسی ذمہ داری میں خلاف اسلام و رائی شو کروانا شامل نہیں ہے۔ اس لیے اسے اس سے رخصت دے دی جائے۔ اگر انتظامیہ معقول ہوتا سے اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ امریکا میں ویت نام کی جنگ کے موقع پر غیر مسلم عیسائی اور دہریہ امریکیوں میں سے بعض نے حکومت کی جبری بھرتی میں جانے سے محض اپنے ضمیر کی بنا پر انکار کیا اور بعض نے ملک چھوڑنا اور بعض نے جیل میں جانا پسند کیا لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اس صورت حال میں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے، یہ امکان ضرور رہتا ہے کہ انتظامیہ بعض قوانین کی من مانی تعبیر کرتے ہوئے ایسے کسی فرد کو فارغ کر دے یا احکام کی حکم عدولی کی بنیاد پر کوئی کارروائی کر دے۔ گویا اس حکمت عملی میں ملازمت سے فارغ کیے جانے کا خطرہ لازماً رہے گا۔

دوسری شکل یہ ہو سکتی ہے کہ وہ معلمات جو اس سرگرمی کو غلط سمجھتی ہیں دیگر معلمات سے تبادلہ خیال کریں اور اس کے مضر پہلوؤں پر انھیں قابل کرنے کے بعد سب مل کر تبادل طریقے تلاش کریں جن سے فنڈ بھی مل سکے اور سرگرمی اسلامی اصولوں کے منافی نہ ہو۔ اس غرض کے لیے باہمی مشاورت سے ایسے پروگرام سوچے جائیں جن میں کھانے پینے کی اشیا کی فروخت، جیسے bakesale ہوتی ہے، کے ذریعے فنڈ پیدا کیا جائے اور اسال صرف خواتین لگائیں، مردوں کا

داخلہ مکمل طور پر منوع ہو۔ اس کے لیے باہمی مشورے سے شرائط وغیرہ تیار کی جائیں اور ایک جائز طریقے سے فنڈ زکا حصول مکن بنایا جائے۔

اس کے ساتھ اخبارات میں کالم اور خطوط کے ذریعے رائے عامہ کو کانج اور اسکوں کے اس مسئلے سے مطلع بھی کیا جائے اور اسے تیار بھی کیا جائے۔ اگر معلمات کی کوئی مقامی یا مرکزی تنظیم ہو تو وہ اس مسئلے پر علمی مکالے کا انتظام کرے تاکہ انتظامیہ کو مختلف نقطہ ہائے نظر سننے کا موقع ملے اور وہ اسے کوئی سیاسی رنگ دے کر چند ایسے افراد کو نشانہ بنانے میں کامیاب نہ ہو جن پر ”ملائیت“ کی چھاپ جب چاہیں لگاسکتے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیے کہ اگر تمام ثابت کوششوں اور ابلاغ کے ذریعے اپنے موقف کی وضاحت کے باوجود آپ کو کامیاب نہ ہو تو کم از کم ایک برائی کو دو کرنے کی کوشش کا اجر آپ کو ضرور ملے گا۔ ہاں، اگر حالتِ اضطرار میں، یعنی مجبوری کی شکل میں جب آپ کے پاس حلal طور پر حصول رزق کا کوئی اور ذریعہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہوئے اور اپنی حد تک برائی کو برائی قرار دیتے ہوئے، ایسی سرگرمی میں حصہ لیں۔

جہاں تک معاملہ طالبات کے دوڑ میں حصہ لینے، کرکٹ میچ، یا کھیلوں میں حصہ لینے کا ہے، اگر ایسا پروگرام کسی ایسے مقام پر کیا جا رہا ہے، جہاں طالبات مردوں کی نگاہوں سے محفوظ ہیں اور ان کے لباس ساتر ہیں تو دوڑنا بجائے خود کوئی غیر شرعی فعل نہیں ہے لیکن یہی کام اگر غیر ساتر لباس اور مردوں کی موجودگی میں کیا جائے تو اسلام کے اصولوں کے منافی ہے۔ اس سلسلے میں بھی معلمات اور طالبات میں رائے عامہ کو ہموار کرنا، انھیں اسلامی حدود میں رہتے ہوئے سرگرمی کرنے پر ابھارنا اور غیر اسلامی طریقے کا رد کرنا آپ کی دینی ذمہ داری ہے۔ اس کے لیے دعویٰ انداز میں حکمت عملی وضع کرنا ہوگی محض غصہ اور نفرت کے اظہار سے مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا۔ طالبات کی جانب سے بھی اس پر رائے کا اظہار اجتماعی طور پر ہونا چاہیے لیکن اس سے قبل آپ کو کوشش کر کے طالبات اور معلمات کے ذہن کو اسلامی نقطہ نظر سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ وقت کی قید سے آزاد ہو کر اور جلد نتائج پیدا کرنے سے پچھتے ہوئے ایک طویل حکمت عملی کے ذریعے تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے صبر و استقامت ہی واحد ذریعہ ہیں۔ یہ جہاد ہمارے ملک کی ہر باشمور معلمہ کو کرنا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد ایسے کاموں میں برکت پیدا کرے گی، ان شاء اللہ۔ (ڈاکٹر انیس احمد)